بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون نمبر ۲۹

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۱۰ ذیقعد ۱۳۹۹ھ ؍ ۳ اخاء ۱۳۵۸ ہش ؍ ۳ اکتوبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحرِ حکمت کے موتی جَوَامِعُ الْکَلِم جَوَاہِرُ الْکَلام

مَیں خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلانے کے لئے مجدّد بنا کر بھیجا گیا ہوں

میری آمد کا مقصد ایمانوں کو قوی کرنا اور سچائی اور تقویٰ پیدا کرنا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

اَنَّمَآ اِلٰـہُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِیْمُوْٓا اِلَیْہِ وَاسْتَغْفِرُوْہُ ؕ وَوَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ ۙ (حٰمٓ السجدۃ : ۷)

ترجمہ:- تمہارا صرف ایک خدا ہے پس اس کا خیال کر کے استقلال دکھاؤ اور اس سے استغفار کرتے رہو (کہ پاؤں نہ پھسل جائے) اور (یاد رکھو) مشرکوں کے لئے عذاب (مقدر) ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ اَمَامَکَ تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ فِی الرَّخَآءِ یَعْرِفْکَ فِی الشِّدَّۃِ۔

ترجمہ:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ تو اُسے اپنے سامنے پائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کو خوشحالی میں پہچان اللہ تعالیٰ تجھے تنگدستی میں پہچانے گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالمِ آخرت صرف ایک فسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دُنیا اور دُنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دُنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالمِ آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دُنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ ..... سو مَیں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علّتِ غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہو گا بعد اس کے کہ بہت دُور ہو گیا تھا۔ سو مَیں ان ہی باتوں کا مجدّد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔"

(کتاب البریۃ صفحہ ۲۹۳-۲۹۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ ؍ اخاء (اکتوبر) سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر جاری ہے اور جلسہ سالانہ سے قبل اسے مکمل کرنے کیلئے رقم کی ضرورت ہے۔ احباب اور متعلقہ جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ تعمیر کا کام جاری رکھا جائے۔ تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت مہمان خانہ جلسہ سالانہ کھاتہ $\frac{۶۸۵۵}{۱۰۲-۱۴۷}$ میں جمع کرانے کے لئے بھجوائی جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ضرورت سٹاف

فضل عمر ہسپتال ربوہ کو مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ خدمتِ خلق کا جذبہ رکھنے والے فوری طور پر اپنی اسناد کے ساتھ خاکسار کو ملیں۔

۱۔ لیڈی ڈاکٹر — ایم۔ بی بی ایس — ایک مستقل آسامی اور ایک عارضی آسامی
۲۔ اسسٹنٹ — ایم۔ بی بی ایس (ڈاکٹر) — ایک مستقل آسامی
۳۔ میڈیکل آفیسر — دو آسامیاں
۴۔ میل نرسز کوالیفائڈ — چار آسامیاں
۵۔ ہیلدار — تجربہ کار — ایک آسامی

ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
قائم مقام چیف میڈیکل آفیسر

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اطلاع

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ بعض مصروفیات کی بنا پر تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں بند رہیں گی۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

پبلشر:۔ مسعود احمد ؍ پرنٹر:۔ سیّد عبدالحی ؍ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؍ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۹ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ
۳ اخاء ۱۳۵۸ہش
۳ اکتوبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا طلبی اور اس کے عبرتناک انجام کی ایک واضح مثال

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دنیا اور اس کی زینتوں کو لہو ولعب اور متاع الغرور قرار دے کر اس سے دل نہ لگانے کی بار بار تلقین فرمائی ہے لیکن ساتھ ہی خبردار فرمایا ہے کہ جو لوگ اپنی عاقبت نا اندیشی کی وجہ سے دنیا سے دل لگاتے اور اس کے طلبگار ہوتے ہیں۔ ہم انہیں ان کی خواہش کے مطابق دنیوی عیش و آرام کے سامان تو مہیا کر دیتے ہیں لیکن ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سراسر خسارہ میں رہتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ۝ (الشوریٰ آیت ۲۱)

ترجمہ:۔ جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے۔ ہم اس کی کھیتی کو اس کے لئے بڑھاتے چلے جاتے ہیں اور جو کوئی اس دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس (کو اسی دنیا کی کھیتی) میں اس کا حصہ دے دیتے ہیں (یعنی دنیوی متاع اسے مل جاتا ہے) اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے اس امر کو (کہ جو لوگ دنیا اور اس کی زینتوں کے طالب ہوتے ہیں انہیں دنیا اور اس کی زینتیں عطا تو کر دی جاتی ہیں لیکن وہ آخرت کے بے انداز اجر و ثواب سے محروم کر دیئے جاتے ہیں) ایک خاص قوم کی مثال سے واضح کیا ہے۔ یہ قوم چونکہ خدا تعالیٰ کے ایک عظیم الشان مامور پر ایمان لانے کے بعد بہت جلد دنیا کی طرف جھک گئی تھی اور اس نے آخرت کی لازوال نعمتوں سے اپنے آپ کو محروم کر لیا تھا اور آخری زمانہ میں اس کا دنیا میں استغراق اور آخرت سے انکار اور بھی بڑھ جانا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی اس حالت کو بطور مثال پیش کر کے مسلمانوں کو ہر طور آخرت پر نظر رکھنے اور دنیا کے عیش و آرام پر اسے ترجیح دیتے ہوئے اسی کا طلب گار رہنے کی بطور خاص نصیحت فرمائی۔ سو وہ قوم جس کی دنیا طلبی کو اللہ تعالیٰ نے بطور مثال پیش کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر واقعہ صلیب سے پہلے ایمان لانے والوں کی آئندہ نسلوں پر مشتمل ہے اور عرف عام میں وہ قوم مسیحی یا عیسائی قوم کہلاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دنیا طلبی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گو وہ ایک نیک خواہش کے ماتحت تھی فرماتا ہے

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ (المائدہ آیت ۱۱۳)

ترجمہ:۔ اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ بن مریم کیا تیرے رب کو یہ طاقت ہے کہ ہمارے لئے آسمان سے خوانِ نعمت نازل کرے؟ عیسیٰ نے کہا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اگر تم سچے مومن ہو (تو جان لو تمہارے لئے حصول مقصد کی یہی ایک راہ ہے۔)

الغرض بعد کے مسیحی جب دنیا اور اس کی زینتوں کے طلب گار ہوئے تو ان کے لئے مسیح علیہ السلام کی یہی تعلیم تھی کہ اگر وہ حقیقی مومن ہیں تو تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوں۔ تقویٰ کی تعلیم انہیں اسی لئے دی گئی تھی کہ تقویٰ اختیار کرنے کے نتیجہ میں انسان مکروہات دنیا سے بچ جاتا ہے۔ اور اس کا متکفل خود خدا ہو جاتا ہے اور اسے ایسے ذرائع سے رزق پہنچاتا ہے۔ کہ جن کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ تقویٰ کی اہمیت اور عظیم الشان برکت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۝ (الطلاق آیت ۳و۴)

ترجمہ:۔ اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا۔ اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا۔ جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہوگا

اس تعلیم پر جو عیسائیوں کو حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ دی گئی تھی (جس کی رو سے انہیں روز کی روٹی روز خدا تعالیٰ سے مانگنے کی تلقین کی گئی تھی) بعد کے مسیحیوں نے عمل نہ کیا اور وہ ایسے دنیا طلبی کے پیچھے پڑے کہ انہوں نے تقویٰ اختیار کرنے کی اہمیت کو نظر انداز کر دیا۔ حواریوں کی خواہش نیک تھی۔ اسی لئے انہوں نے طلب رزق کی دعا یہ بیان کر کے کی کہ رزق کی یہ فراوانی خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہوگی۔ اور ہم اس کے گواہ ٹھہریں گے۔ جب حضرت مسیح علیہ السلام نے دیکھا کہ رزق کی فراوانی نیک خواہش کے تحت طلب کی جا رہی ہے۔ تو ان کے حسب منشاء ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی:۔

اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (المائدہ آیت ۱۱۵)

ترجمہ:۔ اے اللہ ہمارے رب ہم پر آسمان سے خوانِ نعمت نازل کر جو ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے عید کا موجب ہو اور تیری طرف سے ایک نشان ہو۔ تو ہمیں اپنی جناب سے رزق دے۔ کیونکہ تو ہی بہترین رزق دینے والا ہے

اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول تو فرمالی لیکن ساتھ ہی انہیں زبردست انتباہ بھی کیا اور وہ اتنا زبردست انتباہ ہے کہ اسے پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۖ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ ۝

(المائدہ آیت ۱۱۶)

ترجمہ:۔ میں تم پر خوانِ نعمت نازل کروں گا۔ لیکن تم میں سے جو لوگ اس کے بعد ناشکری کریں گے میں انہیں ایسا عذاب دوں گا جو میں کسی اور قوم کو نہیں دوں گا

اس میں کیا شک ہے کہ عیسائی اقوام کو رزق کی فراوانی عطا ہوئی اور خوب ہوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کے بموجب اس آخری زمانہ میں بھی دنیا بھر کے اموال سمٹ کر مغرب کی عیسائی قوموں کے پاس آ جمع ہوئے۔ اور دنیا کے خزانے ان کے قبضہ و تصرف میں آ گئے۔ لیکن ساتھ ہی جو وعید اس میں پوشیدہ تھی وہ بھی ان کے حق میں پوری ہوئی اور مسلسل پوری ہو رہی ہے۔ دو عالمگیر جنگیں انہیں بے مثال تباہی سے دوچار کرنے کا موجب بن چکی ہیں اور تیسری جنگ جو لازمی طور پر ایٹمی جنگ ہوگی ان کے سر پر منڈلا رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں انہیں اپنی ہستی ہی کالعدم ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔

اس سے صاف عیاں ہے کہ مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ایک ابدی صداقت ہے جو لوگ یا قومیں اس دنیا کی جاہ و حشمت کے طالب ہوتے ہیں انہیں یہ مل تو جاتی ہے۔ لیکن آخرت کی بے مثال و لازوال نعمتوں میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اور وہ سراسر گھاٹے میں رہتے ہیں۔ صحیح راہ عمل یہی ہے کہ انسان دنیا کا طلب گار نہ ہو بلکہ دنیا کے عیش و آرام سے بے نیاز ہو کر تقویٰ کی باریک راہوں پر چلے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ ایسے شخص کو مکروہات دنیا سے بھی بچا لے گا۔ اور اسے ایسی جگہوں سے رزق دے گا۔ کہ جہاں سے رزق ملنے کا اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوگا اور آخرت کا بے انداز اجر و ثواب اس پر مستزاد ہوگا۔ اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک مستحکم اصول ہے اس کو بھولنا نہیں چاہئے۔ خدا یابی کے ساتھ
[illegible]لستہ ہے۔ خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرے گا
دنیا یابی وا[illegible]
[illegible]منت ملے گی۔ اور وہ اسے ایسے طور پر رزق دیگا کہ
اسے تمام مشکلات سے [illegible] اور نعمت ہے کہ ہر قسم کی تنگی اور مشکل
اسے علم بھی نہ ہوگا۔ یہ کس قدر برکت [illegible]
[illegible] کا متکفل ہو لیکن یہ بات
سے نجات پا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے رزق [illegible]

(باقی دیکھیں صفحہ ۔ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گر ایمان نصیب ہو جائے

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف۔ ربوہ)

قرآن مجید کی لغت کے مشہور امام راغبؒ اپنی کتاب مفردات میں "ایمان" کے معنے اور مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کبھی "ایمان" شریعت کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں:۔

یُرادُ بہٖ اذعان النفس بالحقّ علیٰ سبیل التصدیق وذٰلک باجتماع ثلاثۃ اشیاء تحقیق بالقلب واقرار باللسان وعمل بحسب ذٰلک بالجوارح ... ویقال لکلّ واحدٍ من الاعتقاد والقولِ الصدق والعمل الصالح ایمان۔

(مفردات زیر لفظ اَمن)

کہ ایمان سے مراد حق وصداقت کا اقرار ہے اور یہ تین امور کے جمع ہونے سے ہوتا ہے (۱) دل کی تصدیق (۲) زبان کا اقرار (۳) اور اس کے مطابق جوارح یعنی اعضاء کا عمل۔ اِس لئے اعتقاد، سچی بات اور نیک عمل تینوں پر ایمان کا اطلاق ہوتا ہے۔

امام راغبؒ کے اِس قول سے ایمان کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ایمان اس وقت تک ایمان کہلانے کا مستحق نہیں جب تک زبان کا اقرار۔ دل کی تصدیق اور پھر اس کے مطابق انسان کے اعمال سرزد نہ ہوں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب بخاری میں جو حدیثوں کی جملہ کتب میں نمایاں اور امتیازی مقام رکھتی ہے کتاب الایمان کے تحت کئی ابواب قائم کئے ہیں ان میں سے ایک باب انہوں نے باب امور الایمان قائم کیا ہے کہ ایمان میں کونسے امور شامل ہیں۔ اِس کے تحت وہ سورہ بقرہ کی آیت ۱۷۸ لائے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"مشرق و مغرب کی طرف تمہارا منہ پھیرنا کوئی بڑی نیکی نہیں حقیقی نیک تو وہ شخص ہے جو اللہ، روزِ آخرت، ملائکہ، کتب سماویہ اور سب انبیاء پر ایمان لائے اور اللہ کی محبت کی وجہ سے وہ رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافر اور سوالیوں نیز غلاموں کی آزادی کے لئے اپنا مال خرچ کرے اور نماز باجماعت ادا کرے اور زکوٰۃ دے اور جب عہد کرے اُسے پورا کرے اور تنگی، آزمائش اور مصائب میں ثابت قدم رہے۔ یہی لوگ ہیں جو قول کے سچے ہیں اور یہی کامل متقی ہیں۔"

اِس آیت کو درج کرنے کے بعد انہوں نے جو حدیث درج کی ہے اُس کے الفاظ یہ ہیں:۔

اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَۃً۔

کہ ایمان کے تریسٹھ سے لیکر انہتر شعبے ہیں۔

اِس کے بعد کے ابواب میں اُن شعبوں کی تفصیل بیان ہے کہ اس کا سب سے افضل شعبہ خدا کی وحدانیت کی گواہی دینا اور سب سے ادنیٰ شعبہ لوگوں کی راہ میں پیش آمدہ مشکلات کو دُور کرنا ہے۔ اُن کی راہوں کے کانٹے چُننا ہے۔ ایمان میں امام بخاری علیہ الرحمہ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں یہ درج کیا کہ مومن اپنے لئے وہی پسند کرے جو اپنے بھائی کے لئے پسند کرتا ہے۔

الفاظِ حدیث ہیں:۔

اَلْمُؤْمِنُ یُحِبُّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔

ایمان میں یہ بھی بیان کیا کہ وہ دین کے انصار و اعوان سے محبت کرنیوالا ہو، حیا و شرم کو ایمان کا شعبہ یعنی حصہ یا شاخ قرار دیا۔ اس کے بعد امام صاحب نے قرآن مجید کی آیات سے ثابت کیا کہ ایمان کے لفظ کا اطلاق مومن کے اعمال اور نماز پر بھی ہوتا ہے۔

پہلی صدی کے مجدد حضرت عمر بن عبدالعزیز جن کا شمار خلفائے راشدین میں کیا جاتا ہے انہوں نے عدی بن عدی کو لکھا:۔

"ایمان کے کچھ فرائض ہیں کچھ سنن اور کچھ حدود جو شخص ان کو مکمل نہیں کرتا اس کا ایمان کامل نہیں۔"

(بخاری کتاب الایمان)

قرآن مجید کی یہ آیت بھی ہماری اسی طرف راہنمائی کرتی ہے کہ ایمان کی حقیقت کچھ سوا ہے فقط زبان کا اقرار کرنا کافی نہیں۔ صرف دل کی تصدیق بھی کافی نہیں بلکہ ایمان کے مطابق اگر اعمال نہیں تو ایمان نہیں۔ فرمایا:۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ط

(الحجرات آیت ۱۵)

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک برگزیدہ رسولؐ کو کہتا ہے کہ دیہاتی لوگ کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے۔ اے رسولؐ تو ان سے کہہ دے کہ تم حقیقۃً ایمان نہیں لائے۔ تم یہ کہا کرو کہ ہم مسلمان ہوئے ایمان تو ابھی تمہارے قلوب میں داخل نہیں ہوا۔

اس آیت کو سمجھنے کے لئے امام غزالی علیہ الرحمۃ کے اس قول پر نظر کیجئے وہ فرماتے ہیں اگر کوئی تم سے یہ پوچھے کہ تم خدا سے ڈرتے ہو تو تم نہ یہ کہو کہ نہیں ڈرتا کہ ایسا کہنا کفر ہے اور نہ یہ کہو کہ ڈرتا ہوں کیونکہ اگر تم ڈرتے ہوتو تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ پس اعراب کے قول اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ جب ایمان دل میں اُتر جائے تو پھر اُس کی حقیقت کچھ اَور ہی ہوتی ہے اُس کے اثرات محیّر العقول ہوتے ہیں اُس کے تقاضے کچھ سوا ہیں۔ اور آج مجھے قرآن وحدیث سے ایمان کے یہ تقاضے ہی بیان کرنا ہیں۔ قرآن مجید کی سورۃ الحجرات میں انہیں یکجا بیان کر دیا ہے۔

۱۔ حقیقی ایمان کسی شبہ کو باقی نہیں رہنے دیتا

فرمایا:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

(الحجرات آیت ۱۶)

کہ ایمان کی دولت مل جانے کے بعد صادق الایمان مال وجان راہِ حق میں قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔ حقیقی ایمان نصیب ہو جائے تو کوئی ریب یا شبہ باقی نہیں رہتا۔

حقیقی ایمان نصیب ہو جائے تو پھر قدم آگے بڑھے گا پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ تاریخ اسلام نے اِس واقعہ کو محفوظ کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے موقعہ پر اپنے صحابہؓ سے مشورہ طلب کیا۔ مہاجرین میں سے مقداد بن عمروؓ نے عرض کیا:۔

"جس طرح بنو اسرائیل نے موسیٰ سے کہا تھا۔ بخدا ہم آپ کو اُس طرح نہیں کہیں گے کہ جا تُو اور تیرا رب جا کر لڑ ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق وصداقت کا علمبردار بنایا ہے اگر آپ ہمیں لڑتے ہوئے یمن تک جانے کو فرمائیں تو ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔"

(ابنِ ہشام جلد دوم ص۲۴۴)

لیکن حضورؐ پھر بھی یہی فرماتے رہے کہ لوگو مجھے مشورہ دو۔ اِس پر سعدؓ بن معاذ رئیس انصار اُٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ شاید آپؐ کا روئے سخن ہماری طرف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ تب سعدؓ نے کہا:۔

قَدْ اٰمَنَّا بِکَ وَصَدَّقْنَاکَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسيّدنا ان ماجئتا به
هو الحق۔
(ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۴۷)

یارسول اللہ ہم آپ پر ایمان لاچکے ہیں اور ہم آپ کو خدا کا برحق رسول سمجھتے ہیں۔ آپ حق لائے ہیں اور ہم آپ سے عہد کرچکے ہیں کہ ہم ہر حال میں آپ کی اطاعت کریں۔

امضِ یا رسول اللہ لِما
اردت نحن معک۔
(ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۴۸)

یارسول اللہ اب آپ نے جو ارادہ فرمایا اسے کر گزریئے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اور مزید کہا "یہ سامنے سمندر ہے اگر آپ اس میں کود جانے کے لئے ہمیں حکم دیں تو ہم میں سے ایک بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ یارسول اللہ ہماری طرف سے اللہ آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گا۔"

غالباً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال تھا کہ جب آپؐ مدینہ تشریف لائے تھے تو ایک معاہدہ ہوا تھا کہ اگر کفارِ قریش نے ہمیں جنگ پر مجبور کر دیا اور مدینہ میں بند ہو کر جنگ کرنا پڑی تو اہلِ مدینہ آپؐ کا ساتھ دیں گے۔ لیکن اگر باہر جا کر لڑنا پڑا تو وہ جنگ کے لئے مجبور نہیں کئے جائیں گے لیکن سعدؓ بن معاذ نے اہلِ ایمان کی اس طرف راہنمائی فرمائی کہ جب تم ایمان لا چکے تو اب سوائے اطاعت کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ بیعت اور ایمان کا تقاضا یہ نہیں کہ ہم ایک فریق بن جائیں۔ اب ہماری ہر خواہش ہر توانائی خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے وقف ہے۔

۲۔ اخوت ایمان کا تقاضا ہے

فرمایا:۔
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ
وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ
تُرْحَمُوْنَ ۝
(الحجرات آیت ۱۱)

ایمان وجہِ تالیف ہے۔ ایمان نے ریت کے ذرّوں کو چٹان کی صورت دی۔ اب کالا ہو یا گورا۔ عربی ہو یا عجمی۔ غلام ہو یا آقا۔ سبھی بھائی بھائی ہیں۔ وہ ایک خاندان کی صورت ہیں اس لئے ایمان لانے کے بعد اگر کوئی کشمکش اس اخوت اور مودّت میں رخنہ انداز ہو رہی ہے تو اس کو دُور کرو اللہ تم پر رحم کرے گا۔

اسلامی تعلیم میں اسی اصل پر بہت [illegible] دیا ہے۔ یہ تالیف خدا کے [illegible] کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ بغض اور کینہ اہلِ ایمان کے دلوں میں نہیں رہتا جنتی وہ ہے جس کے دل میں کسی کے بارہ میں کینہ نہ ہو۔ فرمایا

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ
مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی
سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ۔
(الحجر آیت ۴۸)

ایمان کے نتیجہ میں صدیوں کی دشمنی محبت میں تبدیل ہوگئی۔ ایک دوسرے کا گلا کاٹنے والے باہم گلے مل گئے۔ جنگِ اُحد کا واقعہ ہے جب مسلمانوں کی صفوں میں دُرّہ کی جانب سے غیر متوقع حملہ کی وجہ سے بھگدڑ مچ گئی تو حضرت حذیفہؓ کے والد غلط فہمی کی وجہ سے مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ حذیفہؓ کہتے رہے کہ یہ میرے باپ ہیں۔ یہ میرے باپ ہیں لیکن اُن پر تلواروں کے وار ہوئے اور وہ شہید ہو گئے۔ جب وہ شہید ہو گئے تو حذیفہؓ نے اتنا ہی کہا مسلمانو اللہ تم پر رحم کرے۔ اور جب حضورؐ نے اُن کے باپ کی دیّت بیت المال سے ادا فرمائی تو حذیفہؓ نے وہ دیّت بھی مسلمانوں میں تقسیم کر دی۔ حالانکہ ایمان لانے سے قبل یہی عرب معمولی معمولی باتوں کو اپنی توہین گردانتے ہوئے سالہا سال تک دوسروں کا خون بہاتے رہتے تھے۔

پھر اخوت کا مظاہرہ انصار کے سلوک میں ملاحظہ کیجئے جو انہوں نے مہاجرین سے روا رکھا۔ انہوں نے مہاجرین کو نصف مال نصف جائیداد کی پیشکش کی۔

۳۔ ایمان اور نافرمانی جمع نہیں ہوسکتے

فرمایا:۔
وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ
الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ
قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ
الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ
وَالْعِصْیَانَ اُولٰٓئِکَ
ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝
(الحجرات آیت ۸)

کہ اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت پیدا کر دی اور اسے خوبصورت کرکے دکھایا۔ اور تمہاری نگاہ میں کفر اور اطاعت سے نکل جانے اور نافرمانی کرنے کو ناپسندیدہ کرکے دکھایا ہے۔ جو لوگ اس آیت کے مصداق ہیں وہی سیدھے راستہ پر ہیں۔

یہ آیت بتلاتی ہے کہ اگر ایمان کی دولت نصیب ہوگئی۔ یہ دل میں اُتر گیا تو پھر انکار۔ نافرمانی اور بغاوت دل میں جگہ نہیں پا سکتے۔

بخاری کے آغاز میں ہی ہرقل کے سوالات کا ذکر ہے جو اُس نے ابوسفیان سے اسلام اور بانیٔ اسلام کے بارہ میں تحقیق کی غرض سے کئے تھے۔ اُن میں سے ایک سوال یہ تھا:۔

"کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی دین کو ناپسند کرنے کی وجہ سے مرتد بھی ہو جاتا ہے؟"

اس کا جواب ابوسفیان نے نفی میں دیا تھا اس پر ابوسفیان نے کہا

وکذٰلک الایمان حین
تخالط بشاشتہ القلوب
(بخاری کیف کان بدء الوحی)

کہ ایمان کی یہی کیفیت ہوتی ہے جب اس کی بشاشت دل میں اُتر جاتی ہے تو پھر ارتداد یعنی واپس ہونے کا کیا امکان۔ یہاں ایک بات قابلِ غور ہے کہ دین سے ناراض ہو کر کوئی نہیں جاتا۔ کچھ دوسری روپیلی مصلحتوں یا اپنی نادانیوں کی وجہ سے ہی نظامِ اسلام سے الگ ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ تین باتیں جس میں پائی جائیں اُس میں ایمان کی شیرینی پائی جاتی ہے

۱۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسولؐ اسے سب سے زیادہ محبوب ہو۔
۲۔ کسی سے محبت خدا کے لئے کرے۔
۳۔ کفر میں پلٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الایمان باب حلاوۃ الایمان)

اس کی نمایاں مثال ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی پیکر صدق و وفا حضرت کعبؓ بن مالک میں نظر آتی ہے۔ یہ جنگِ تبوک میں شامل نہ ہوئے اور عدمِ شمولیت کی وجہ صرف غفلت تھی۔ جب صحابہؓ اس جنگ کے لئے تیاری کر رہے تھے ان کی مالی حالت اس وقت بہت اچھی تھی۔ یہ اپنے جی میں یہی کہتے رہے کہ میرے پاس اللہ کا دیا سبھی کچھ ہے۔ تیاری کر لیں گے کونسی جلدی ہے۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کی روانگی کا دن آگیا لیکن یہ پھر بھی یہی کہتے رہے کہ میں ان کو جا ملوں گا حتیٰ کہ خدا کے برگزیدہ رسولؐ واپس آگئے۔ جو پیچھے رہ گئے تھے انہوں نے حاضر ہو کر عذر و معذرت کر لی۔ انہوں نے سچ کو ہی اختیار کیا اور صاف صاف اپنی غفلت اور سستی کا ہی عذر کیا۔ حضورؐ نے ان کے فیصلہ کو ملتوی رکھا اور پھر انہیں مقاطعہ کی سزا سُنائی حتیٰ کہ ان کی بیوی بچّوں کو بھی ان سے قطع تعلق کا ارشاد ہوا۔ حضرت کعبؓ بن مالک کہتے ہیں کہ میری کیفیت اس حد تک پہنچی کہ زمین باوجود اپنی وسعت کے میرے لئے تنگ ہوگئی اور مَیں نے کئی دفعہ جان دے دینے کا ارادہ کر لیا۔ ان ایام میں غسّان کے بادشاہ نے ایک ایلچی بھیجا جس کے ہاتھ یہ خط بھجوایا کہ

"ہم نے سُنا ہے تیرے آقا نے تجھ پر بہت ظلم کیا حالانکہ تُو ایسا شخص نہیں جسے ذلیل کیا جائے۔ تُو ہمارے پاس آجا ہم تیری دلجوئی کریں گے۔"

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک)

حضرت کعبؓ بن مالک نے خط پڑھا تو فرمایا یہ بھی خدا کی طرف سے ایک آزمائش ہی ہے اور اس نے خط پھاڑ کر بھڑکتے تنور میں پھینک دیا۔ کہ ایمان والوں کو آزمائش اور ابتلاء کیا کہتے ہیں وہ تو بادشاہوں کی پیشکش کو بھی جُوتے کی نوک پر رکھتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کسریٰ کے رومالوں میں حقارت سے تھوکتے تھے اور مغیرہ بن شعبہ کسریٰ کے دربار میں اس کی ہیچ دھج سے مرعوب نہ ہوئے اور اس کا قیمتی فرش ایک طرف کر کے زمین پر ہی بیٹھ گئے تھے کہ تمہارے بادشاہ کے فرش سے میرے خدا کا فرش بہتر ہے۔

(باقی)

صنعتی نمائش
لجنہ اماء اللہ

بعض انتظامی امور کی وجہ سے جلسہ سالانہ ۱۹۷۹ء کے موقع پر صنعتی نمائش نہیں لگائی جائے گی۔ تمام لجنات اس بات کو اپنے پاس نوٹ کر لیں اور اپنی لجنہ میں اعلان کر دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۳۲ سال پہلے: ۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان پر ہزاروں سکھوں کا حملہ؛ مرکز احمدیت کی حفاظت کیلئے خونریز جنگ

قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والے جانی قربانی کے تاریخی واقعات

آج سے ٹھیک ۳۲ سال قبل ۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء کا دن تاریخ احمدیت میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ تقسیم برصغیر کے نتیجے میں رونما ہونے والے فسادات کی وجہ سے جہاں مشرقی پنجاب کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک کے مسلمان بے سروسامانی کے عالم میں اپنے گھروں کو چھوڑنے پر مجبور کر دیئے گئے تھے۔ وہاں قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی دارالامان بنی ہوئی تھی اور یہاں بسنے والے احمدی اپنے آقا کی ہدایت پر رہنے، مرکز کی حفاظت کرنے کا اپنے خون کے آخری قطرے تک عزم کئے ہوئے۔ جب احمدیوں کو قادیان سے نکالنے کی تمام کوششیں ختم ہو گئیں۔ تو ہزاروں سکھوں اور ہندوؤں نے فوج اور پولیس کی پشت پناہی میں ۲ اکتوبر کے روز زبردست حملہ کر دیا۔ اور قادیان کے گلی کوچوں میں خونریز جھڑپیں ہونے لگیں شام تک قریباً دو سو احمدی، غیر احمدی، مرد اور عورتیں شہید ہو چکے تھے۔ سب سے پہلے آٹھ اور نو بجے صبح کے درمیان قادیان کی غربی جانب سے محلہ مسجد فضل پر ہزارہا سکھوں نے پولیس کی معیت میں حملہ کیا۔ اور قتل و غارت کا بازار گرم کرتے ہوئے مسجد اقصیٰ کے عقب تک پہنچ گئے۔ اس جگہ پر جب احمدی نوجوان عورتوں کی آہ و پکار سن کر ان کی طرف بڑھے تو دو نوجوانوں کو خود پولیس نے گولیاں چلا کر مسجد کی دیوار کے ساتھ شہید کر دیا۔ عین اس وقت اطلاع ملی کہ قادیان کے محلہ دارالفتوح اور محلہ دارالرحمت پر بھی ہزارہا سکھوں نے حملہ کر دیا اور ساتھ ہی اس حملہ کو کامیاب کرنے کے لئے پولیس نے کرفیو کا اعلان کر دیا۔ شہید ہونے والوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک حرم محترم کے حقیقی ماموں مرزا احمد شفیع صاحب بی۔ اے بھی تھے۔ مگر ظالم دشمنوں نے شہید احمدیوں کی لاشیں تک نہیں لینے دیں۔ تاکہ ان کی شناخت اور صحیح تعداد کو مخفی رکھا جا سکے۔ اس دن حملہ آوروں نے لاکھوں روپے کا سامان احمدیوں کے گھروں سے لوٹا۔

حضرت خلیفہ ثانیؓ کے قلم سے تفصیلات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے قادیان پر حملے اور خونریز جنگ کی تفصیلات پر مبنی ایک خصوصی مضمون تحریر کیا۔ اس مضمون میں حضورؓ نے تفصیل کے ساتھ اس موقع پر پیش آنے والے ذلت اور قربانی کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ حضور نے قادیان کی خونریز جنگ کے عنوان سے لکھا۔

اکتوبر کی پہلی تاریخ کو جب گورداسپور کی ملٹری نے قادیان میں کنوائے جانے کی ممانعت کر دی۔ تو میں اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ اب قادیان پر ظلم توڑے جائیں گے..... آخر ایک دن ایک فون جو قادیان سے ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے نام کیا گیا تھا اتفاقاً سیالکوٹ میں بھی سنا گیا۔ معلوم ہوا۔ کہ قادیان پر دو دن سے حملہ ہو رہا ہے اور بے انتہا ظلم توڑے جا رہے ہیں۔ پولیس حملہ آوروں کے آگے آگے چلتی ہے اور گولیاں مار مار کر احمدیوں کا صفایا کر رہی ہے۔ تب اصل حقیقت معلوم ہوئی۔

...... پہلے قادیان کی پرانی آبادی پر جس میں احمدیہ جماعت کے مرکزی دفاتر واقع ہیں۔ حملہ کیا گیا۔ اس حصہ کے لوگ اس حملہ کا مقابلہ کرنے لگے۔ انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ باہر کے محلوں پر بھی تھوڑی دیر بعد حملہ کر دیا گیا ہے۔ یہ لوگ سات گھنٹے تک لڑتے رہے اور اس خیال میں رہے کہ یہ حملہ صرف مرکزی مقام پر ہے باہر کے مقام محفوظ ہیں۔ چونکہ جماعت احمدیہ کا یہ فیصلہ تھا کہ ہم نے حملہ نہیں کرنا بلکہ صرف دفاع کرنا ہے اس لئے تمام محلوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ جب تک ایک خاص اشارہ نہ کیا جائے کسی محلہ کو باقاعدہ لڑائی کی اجازت نہیں۔ جب افسر یہ تسلی کر لیں کہ حملہ اتنا لمبا ہو گیا ہے کہ اب کوئی شخص یہ الزام نہیں لگا سکتا کہ احمدیہ جماعت نے مقابلہ میں ابتداء کی ہے...... سات گھنٹہ کی لڑائی کے بعد جب مرکزی محلہ پر زور بڑھا تو مرکزی محلہ کی حفاظت کے لئے معین اشارہ کیا گیا۔.... حملہ آوروں کی بہادری کا یہ حال تھا کہ سات گھنٹے کے حملہ کے بعد جب جوابی حملہ کا بگل بجایا گیا تو پانچ منٹ کے اندر پولیس اور حملہ آور جتھے بھاگ کر میدان خالی کر گئے۔"

ایک شاندار واقعہ

قادیان پر یہ حملہ تاریخ احمدیت میں جانی قربانیوں کے باب میں ایک سنہری اضافہ ہے۔ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"مرکزی حصہ پر جو حملہ ہوا اس میں ایک شاندار واقعہ ہوا ہے جو قرون اولیٰ کی قربانیاں یاد دلاتا ہے۔ جب حملہ کرتے ہوئے پولیس اور سکھ شہر کے اندر گھس آئے اور شہر کے مغربی حصہ کے لوگوں کو مار پیٹ کر خالی کرانا چاہا۔ اور وہ لوگ مشرقی حصہ میں منتقل ہو گئے۔ تو معلوم ہوا کہ گلی کے پار ایک گھر میں چالیس عورتیں جمع تھیں وہ وہیں رہ گئی ہیں بعض افسر ان کو نکلوانے کے لئے گلی کے سرے پر جو مکان تھا وہاں پہنچے اور ان کے نکالنے کے لئے دو نوجوانوں کو بھیجا۔ یہ نوجوان جس وقت گلی پار کرنے لگے تو سامنے کی چھتوں سے پولیس نے ان پر بے تحاشا گولیاں چلانی شروع کیں۔ اور وہ لوگ واپس گھر آنے پر مجبور ہو گئے۔ تب لکڑی کے تختے منگوا کر گلی کے مشرقی اور مغربی مکانوں کی دیواروں پر رکھ کر عورتوں کو وہاں سے نکالنے کی کوشش کی گئی۔ جو نوجوان اس کام کے لئے گئے۔ ان میں ایک غلام محمد صاحب ولد مستری غلام قادر صاحب سیالکوٹ تھے اور دوسرے عبدالحق نام قادیان کے تھے جو احمدیت کی طرف مائل تو تھے مگر ابھی جماعت میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ یہ دونوں نوجوان برستی ہوئی گولیوں میں سے تختے پر سے کودتے ہوئے اس مکان میں چلے گئے جہاں چالیس عورتیں محصور تھیں۔ انہوں نے ایک ایک عورت کو کندھے پر اٹھا کر تختے پر ڈالنا شروع کیا۔ اور مشرقی مکان والوں نے انہیں کھینچ کھینچ کر اپنی طرف لانا شروع کیا۔ جب وہ اپنے خیال میں سب عورتوں کو نکال چکے اور خود واپس آ گئے تو معلوم ہوا کہ انتالیس عورتیں آئی ہیں۔ اور ایک بڑھیا عورت جو گولیوں سے ڈر کے مارے ایک کونے میں چھپی ہوئی تھی رہ گئی ہے اب اردگرد کی چھتوں پر پولیس جتھوں کا ہجوم زیادہ ہو چکا تھا۔ گولیاں بارش کی طرح گر رہی تھیں اور تختہ پر سے مکان میں واپس جانا ناممکن تھا مگر میاں غلام محمد صاحب ولد میاں غلام قادر صاحب سیالکوٹی نے کہا کہ جس طرح بھی ہو میں واپس جاؤں گا اور اس عورت کو بچا کر لاؤں گا۔ اور وہ برستی گولیوں میں جو نہ صرف درمیانی راستہ پر برسائی جا رہی تھیں بلکہ اس گھر پر بھی برس رہی تھیں جہاں احمدی کھڑے ہوئے بچاؤ کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ کود کر اس تختے پر چڑھ گئے۔ جو دونوں مکانوں کے درمیان پل کے طور پر رکھا گیا تھا۔ جب وہ دوسرے مکان میں کود رہے تھے تو رائفل کی گولی ان کے پیٹ میں لگی اور وہ مکان کے اندر گر پڑے مگر اس حالت میں بھی اس بہادر نوجوان نے اپنی تکلیف کی پرواہ نہ کی اور اس بڑھیا کو تلاش کر کے تختے پر چڑھانے کی کوشش کی۔ لیکن شدید زخموں کی وجہ سے وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا اور دو تین کوششوں کے بعد نڈھال ہو کر گر گیا۔ اس پر میاں عبدالحق صاحب نے کہا کہ میں جاکر ان دونوں کو بچانے کی کوشش کرتا ہوں..... ان کو دیکھتے ہی ایک پولیس مین دوڑا آیا اور ایک پاس کے مکان سے صرف چند فٹ کے فاصلے پر سے ان کی کمر میں گولی مار دی اور وہ وہیں فوت ہو گئے..... مرنے سے پہلے انہوں نے (غلام محمد صاحب نے فاتح) ایک دوست کو بلایا اور اسے یہ باتیں لکھوائیں کہ "مجھے اسلام اور احمدیت پر پکا یقین ہے۔ میں اپنے ایمان پر قائم جان دیتا ہوں۔ میں اپنے گھر سے اسی لئے نکلا تھا کہ میں اسلام کے لئے جان دوں گا۔ آپ لوگ گواہ رہیں۔ کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔

(باقی صفحہ پر)

اور جس مقصد کیلئے جان دینے کیلئے آیا تھا میں نے اس مقصد کے لئے جان دے دی۔ جب میں گھر سے چلا تھا تو میری ماں نے نصیحت کی تھی۔ کہ بیٹا دیکھنا پیٹھ نہ دکھانا۔ میری ماں سے کہہ دینا کہ تمہارے بیٹے نے تمہاری وصیت پوری کر دی۔ اور پیٹھ نہیں دکھائی اور لڑتے ہوئے مارا گیا۔"

اس کے بعد حضورؓ نے اس تاریخی قربانی کو جن الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا وہ تاریخ احمدیت کا ہمیشہ کے لئے ایک انمول سرمایہ رہیں گے۔ حضورؓ نے فرمایا:۔

"یہ دونوں بہادر اور سینکڑوں آدمی اس وقت منوں مٹی کے نیچے دفن ہیں۔ لیکن انہوں نے اپنی قوم کی عزت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ مرنے والے مر گئے۔ انہوں نے تو ہر حال مرنا ہی تھا۔ اگر اور کسی صورت میں مرتے تو ان کے نام کو یاد رکھنے والا کوئی نہ ہوتا۔ اور وہ اپنے دین کی حفاظت اور اسلام کا جھنڈا اونچا رکھنے کے لئے مرے ہیں۔ اس لئے حقیقتاً وہ زندہ ہیں۔ اور آپ ہی زندہ نہیں بلکہ اپنے بہادرانہ کاموں کی وجہ سے آئندہ اپنی قوم کو زندہ رکھتے چلے جائیں گے۔ ہر نوجوان کہے گا کہ جو قربانی ان نوجوانوں نے کی وہ ہمارے لئے کیا ناممکن ہے۔ جو نمونہ انہوں نے دکھایا وہ ہم کیوں نہیں دکھا سکتے۔ خدا کی رحمتیں ان لوگوں پر نازل ہوں اور ان کا نیک نمونہ مسلمانوں کے خون کو گرماتا رہے۔ اور اسلام کا جھنڈا ہندوستان میں سرنگوں نہ ہو۔ اسلام زندہ باد۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد (تاریخ احمدیت جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۵-۱۹۱)

(مرتب یوسف سہیل شوق ربوہ۔)

انیس سالہ اسناد خوشنودی برائے مجاہدین تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت تحریک جدید کے مجاہدین دفتر اول کو جو دفتر اول کے دور ثانی کے انیس سالوں میں بھی اپنی مالی قربانی کو باحسن طریق پیش کر چکے ہیں۔ اسناد خوشنودی جاری کی جا رہی ہیں۔ ایسے خوش نصیب مجاہدین کی قسط دوم درج ذیل ہے۔

۱۷۔ مکرم منشی نور الدین صاحب کاتب الفضل ربوہ
۱۸۔ " خان رفیع الزمان خان صاحب۔ کراچی۔
۱۹۔ " قریشی محمد صادق صاحب دار الرحمت وسطی۔ ربوہ
۲۰۔ " شیخ سبحان علی صاحب چک ۲۱۶ ر.ب فیصل آباد۔
۲۱۔ محترمہ بیگم صاحبہ شیخ سبحان علی صاحب چک ۲۱۶ ر.ب فیصل آباد۔
۲۲۔ مکرم حاجی ماسٹر غلام محمد صاحب شاہدرہ۔
۲۳۔ محترمہ حاجن صاحبہ بیگم حاجی ماسٹر غلام محمد صاحب۔ شاہدرہ۔
۲۴۔ مکرم چوہدری ناظر علی صاحب دیالگڑھی چک کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد
۲۵۔ " قریشی عبد الرحمن صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سکھر ڈویژن۔
۲۶۔ " مولانا محمد احمد جلیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ۔
۲۷۔ " چوہدری عبد الغفور صاحب ظفر وال ضلع سیالکوٹ۔
۲۸۔ " شیخ محمد عبد اللہ ولد شیخ حبیب اللہ صاحب گوجر خان راولپنڈی۔
۲۹۔ " محمد نصیب عارف صاحب۔ راولپنڈی۔
۳۰۔ " چوہدری عبد اللطیف خان صاحب چاہ بھاگو والہ ضلع ملتان۔
۳۱۔ " چوہدری نعمت علی خان صاحب چاہ بھاگو والہ ضلع ملتان۔
۳۲۔ محترمہ عمر حسن صاحبہ اہلیہ چوہدری نعمت علی خان صاحب چاہ بھاگو والہ ضلع ملتان
۳۳۔ مکرم عبد المجید خان صاحب ریڈیو والے محلہ دار النصر ربوہ۔
۳۴۔ " چوہدری فضل احمد صاحب پنشنر ناظر تعلیم۔ دار الرحمت شرقی ربوہ
۳۵۔ " چوہدری عبد الرحمن صاحب چک ۳۶۶ ضلع ملتان۔
۳۶۔ " چوہدری ماسٹر فضل الرحمن صاحب بی۔ اے بی ٹی محلہ دار الصدر شمالی ربوہ۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اجتماع کے بارہ میں حضور کا تازہ ارشاد:۔

"میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں خدام الاحمدیہ کی عمر کی نمائندگی ہر جماعت سے ہونی چاہیئے۔" (معتمد مرکزیہ)

جن لجنات کی طرف سے دوران سال کوئی چندہ نہیں آیا

ذیل میں ان لجنات کے نام درج کئے جا رہے ہیں جن کی طرف سے دوران سال لجنہ اماء اللہ کی ممبری کا ایک پیسہ چندہ وصول نہیں ہوا۔ ان لجنات کی ممبرات عہدہ داران کو توجہ دلاتی ہوں کہ ان کی عہدہ داران اپنا چندہ بھجوائیں اور خود بھی ان کی ایک نہ ایک نمائندہ اجتماع میں شرکت کریں۔ نیز ان دیہات یا قصبات کے پریذیڈنٹ جائزہ لے کر مطلع فرماویں کہ آیا وہاں لجنہ ہے بھی یا نہیں۔ اور چندہ کیوں نہیں آتا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضلع گجرات:۔ لالہ موسیٰ۔ ہیلاں۔ دھوریہ۔ مونگ۔ کنگ چنن۔ مرالہ۔ عالم گڑھ نوانی سوبل۔ کنجاہ۔ کالرہ کلاں۔ آڑہ۔ موضع ڈھوٹو۔ چک ۱۲۶/۱۔ چک ۱۳۲ سکرالی احمد آباد۔ ونڈا چھرگے۔

ضلع سرگودھا:۔ گھوگھیاٹ۔ کوٹ مومن۔ جوہر آباد۔ کھائی کلاں۔ چک ۳۹ ٹی ڈی اے۔ چک ۸ جنوبی۔ چک ۳۶ جنوبی۔ چک ۱۳۳ شمالی۔ چک ۸ ایم۔ بی۔ چک ۱۳۔ چک ۱۶ چک ۲۱۔ ملکوال۔ چک ۹۴۔ سہیاں امیر علی ورک۔

ضلع ملتان:۔ پیراں غائب۔ اسماعیل آباد۔ دنیا پور۔ میاں چنوں۔ بورے والا۔ امین پور۔ علی پور۔ کھروڑ۔ باڑہ۔ چک ۵۲۳ ای بی۔ چک ۵ درکھانہ۔ چک ۲۶۹ چک ۱۳۔ چک ۹۱/۱۲ ای۔ چک ۳۹ آر۔ ڈبلیو۔ عبد الحکیم۔

ہدایات بابت مقابلہ جات بر موقعہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مقابلہ حسن قرأت و تلاوت:۔ مقابلہ حسن قرأت میں کوئی خاص رکوع مقرر نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ حصہ لینے والیوں کو جہاں سے چاہیں گے پڑھوالیں گے۔ اسی طرح کوشش کی جائے گی کہ وقت ملنے پر تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ بھی کروایا جائے گا۔

مقابلہ حفظ قرآن:۔ حفظ قرآن میں تیسویں پارہ کی پہلی دو سورتیں حفظ کرنی ہیں۔

مقابلہ بیت بازی:۔ اس سال یہ مقابلہ ٹیم کی بجائے انفرادی کروایا جائے گا۔ اور صرف درثمین، کلام محمود، درّ عدن اور بخار دل کے اشعار سنے جائیں گے۔

مقابلہ دینی معلومات:۔ یہ مقابلہ بھی ٹیم کی بجائے انفرادی ہوگا۔ ہر شامل ہونے والی لڑکی سے چار سوال کئے جائیں گے۔ جس میں دوران سال زیر مطالعہ رکھی گئیں کتب یعنی دعوۃ الامیر، ہمارے عقائد میں سے سوالات نیز کتابچہ دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ میں سے سوالات کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید، حدیث اور سلسلہ کے متعلق معلومات پر سوالات ہونگے۔

فی البدیہہ تقریری مقابلہ:۔ فی تقریر ۲ منٹ رکھے جائیں گے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتماع میں ورزشی اور علمی مقابلہ جات کے لئے تفصیلی ہدایات قائدین کو بھجوا دی گئی ہیں۔ اس کے مطابق تیاری کروائیں

(معتمد مرکزیہ)

درخواستہائے دعاء

مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب چنیوٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میرے دو بیٹے عبد الباسط اور محمد کمال ساجد بیرون ملک گئے ہوئے ہیں۔ قارئین کرام سے ملتجی ہیں کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے نیک مقاصد میں کامیاب فرما دے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔

۲۔ عزیزہ ثمینہ عصمت بنت مکرم عبد الرحمن صاحب کوئٹہ تحریر فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے اس خوشی میں عزیزہ نے تعمیر مساجد کے فنڈ میں مبلغ ۲۰/ روپے بھجوائے ہیں۔ قارئین کرام سے ان کیلئے اور ان کے دیگر بہن بھائیوں اور والدین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۲۴۹

میں مقبول بیگم زوجہ محمد یونس سدھو قوم جٹ سدھو پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملتان ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۳-۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۹ تولہ مالیتی ۹۰۰۰ روپے
کلائی گھڑی مالیتی ۱۰۰ "
حق مہر ۵۰۰۰ " بذمہ خاوند

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ مقبول بیگم زوجہ محمد یونس سدھو بی ۱۵ گلگشت کالونی ملتان
گواہ شد۔ محمد یوسف سدھو وصیت نمبر ۲۲۴۱۲
گواہ شد۔ محمد صدیق سدھو وصیت نمبر ۱۶۲۱۱

مسل نمبر ۲۴۲۵۰

میں محمد یونس سدھو ولد چوہدری محمد یوسف سدھو قوم جٹ سدھو پیشہ طالب علم عمر ۲۴ ۱/۲ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۳-۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

کلائی گھڑی مالیتی ۱۴۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ محمد یونس سدھو بی ۱۵ گلگشت ملتان
گواہ شد۔ ڈاکٹر عمر الدین سدھو وصیت نمبر ۱۲۰۱۱
گواہ شد۔ محمد صدیق سدھو وصیت ۱۶۲۱۱

مسل نمبر ۲۴۲۵۱

میں سلمٰی صدیقہ زوجہ عبداللطیف احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۲-۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰ روپے
زیور طلائی مالیتی ۵۹۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ سلمٰی صدیقہ ۲/۱۵ دارالیمن شرقی ربوہ
گواہ شد۔ عبداللطیف احمد موصی خاوند موصیہ
گواہ شد۔ محمد خان وصیت نمبر ۲۲۳۱۸

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

جیسا کہ اس نے خود فرمایا تقوےٰ کے ساتھ وابستہ ہے اور کوئی امر اس کے ساتھ نہیں بتایا کہ دنیوی مکر و فریب سے یہ باتیں حاصل ہوں گی۔

اللہ تعالےٰ کے بندوں کی علامات میں یہ بھی ایک علامت ہے کہ وہ دنیا سے بھی نفرت کرتے ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس سے خوش ہو جاوے اور دنیا اور آخرت کی راحت اسے مل جاوے وہ یہ راہ اختیار کرے۔ اگر اس راہ کو تو چھوڑتا ہے اور اور راہیں اختیار کرتا ہے تو پھر ٹکریں مار کر دیکھ لے کہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۹۶)

ایک پیسہ سونے کے پہاڑ سے بڑھ کر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:
"... اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا۔ میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالےٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۳ و صفحہ ۵۴)

احباب سے گزارش ہے کہ کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام رحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ متعلقہ عہدہ داران سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ فوری طور پر وصول شدہ چندہ جات کی رقوم ارسال مرکز فرمایا کریں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر گول بازار ربوہ نے درخواست دی ہے کہ مکرم عبدالخالق صاحب ولد عبدالغفور صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۲۹/۵۴ واقعہ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ عبدالخالق صاحب اور غلام رسول صاحب کے نام مشترکہ الاٹ ہے۔ پلاٹ مذکورہ بالا میں سے عبدالخالق صاحب مرحوم کا حصہ زمین مرحوم کے درج ذیل ورثاء کے نام بحصہ شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

(۱) سنجیدہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم (۲) عبدالمالک صاحب (۳) رضوان خالق صاحب (۴) عرفان خالق صاحب (۵) انجم خالق صاحب

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت فاتح الدین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبے کو عملی جامہ پہنا کر ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال کرنا ہے، نئے مشن قائم ہونے ہیں، نئی مساجد تعمیر کی جانی ہیں اور دنیا کی ایک سو زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کرا کے انہیں شائع کرنا ہے ...... تاکہ ہم غلبۂ اسلام کی صدی کا شایانِ شان استقبال کرنے کے قابل ہو سکیں۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط کرنے سے ہم انشاء اللہ اس منصوبہ کی تکمیل کے سامان پیدا کریں گے۔ کیا آپ اس مبارک کام میں تعاون کر رہے ہیں۔ اگر آپ اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے اس وقت تک حصہ نہ لے سکے ہوں تو اس کے لئے اب بھی وقت ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

سعید روحیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماء"

(تذکرہ طبع دوم صفحہ ۵۰)

اللہ تعالیٰ سعید روحوں کے دل میں الہام کرے گا جو ہمیشہ حضور کی آمد کے مشن یعنی اعلائے کلمۃ اللہ دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کرنے اور اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے ہر قسم کی مدد کے لئے کمربستہ رہیں گی۔ یہ سعید روحیں دنیا میں ہوتے ہوئے دنیا میں نہیں ہوتیں۔ اپنے اور اپنے بیوی بچوں کی ضروریات کو خدا کے سپرد کرتے ہوئے خدا کے منشاء کے مطابق اور اس کے فضل سے اپنا سب کچھ قربان کر کے اس راہ میں پیش کر دیتی ہیں۔ ان کے ایثار و قربانی اور فدائیت کے اس جذبے کو دیکھ کر دنیا محو حیرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے انہیں عظیم الشان کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

ان خوش بخت فدائیوں کو اپنی اس سعادت پر اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرنا چاہیئے جنہیں محض اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ نے اس خوش نصیب گروہ میں شامل ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے اور یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کی اولاد کو بھی ہمیشہ اس رنگ میں رنگین اور اسی نعمت سے مالا مال رکھے آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

احباب چندہ وقفِ جدید کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں امید رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت وقفِ جدید کے کام میں بھی، جس کی ابتداء یکم جنوری اور جس کی انتہاء ۳۱؍دسمبر کو ہوتی ہے .... بہت زیادہ حصہ لے گی۔"

وقفِ جدید کے مالی سال کے اختتام پذیر ہونے میں صرف تین ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے اور ابھی منظور شدہ بجٹ کا نصف سے زیادہ حصہ قابلِ وصولی ہے۔ لہذا تمام احباب سے پُر زور گزارش ہے براہِ مہربانی اس چندہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

سیکرٹری صاحبان مال سے گزارش ہے کہ براہِ مہربانی اس چندہ کی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر مرکز میں بھجواتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر ضرور لکھئے (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ ربوہ

ناصرات الاحمدیہ ربوہ کا سالانہ اجتماع لجنہ کے وسیع میدان میں خدا کے فضل سے کامیابی کے ساتھ ۲۶-۲۷؍ستمبر کو منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں ناصرات نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ لجنہ کی ممبرات بھی شامل ہوئیں۔

پہلے دن کی کارروائی ساڑھے تین بجے سہ پہر لجنہ مرکزیہ کی صدر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی زیرِ صدارت شروع ہوئی۔ تلاوتِ قرآن کریم، عہد نامہ اور نظم کے بعد معیارِ اوّل کے مقابلہ جات ہوئے۔ بعد حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے بچیوں سے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے قرآن کریم ناظرہ اور اس کا ترجمہ جاننے اور صحیح تلفظ کی ادائیگی کی تلقین کی اور مرکز میں رہنے کی وجہ سے ہر لحاظ سے بہترین نمونہ پیش کرنے کی تاکید فرمائی۔ بعد میں مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والی ناصرات کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ دعا پر یہ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرے دن کا پروگرام زیرِ صدارت محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ شروع ہوا اور معیار دوم کے مقابلہ جات ہوئے۔ آخر میں محترمہ صاحبزادی صاحبہ نے خطاب فرمایا اور مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والی ناصرات کے علاوہ ہر دو معیاروں میں حصہ لینے والی بچیوں کو بھی انعامات تقسیم کیے۔ دعا پر اجتماع ختم ہوا۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم عبد الرشید صاحب درویش سیکرٹری جائیداد جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کو علیل ہوئے دو ماہ سے زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ احبابِ جماعت کی دعاؤں کے نتیجہ میں بفضلِ خدا اب افاقہ شروع ہوا ہے مگر تا حال بہت دعاؤں کی ضرورت ہے اسلئے جملہ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ خداوند کریم اپنے فضل سے برادرم عبد الرشید صاحب کو جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

(محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ مسجد احمدیہ باغبانپورہ۔ گوجرانوالہ)

۲۔ خاکسار عرصہ سے اعصابی تکالیف میں مبتلا ہے۔ آجکل دائیں بازو کی کہنی میں شدید درد کی وجہ سے ہاتھ کی انگلیوں میں بھی درد اور خفتگی کی وجہ سے لکھنے (یعنی کتابت) میں دشواری ہو رہی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اس تکلیف کو دور فرمائے۔ (نور الدین خوشنویس ربوہ)

برائے فوری فروخت

مندرجہ ذیل نئی اشیاء فوری قابلِ فروخت ہیں:۔

(۱) ککنگ رینج بڑا سائز
(۲) ڈیپ فریزر ۱۵ فیٹ
(۳) فلکو واشنگ مشین
(۴) میٹ گرائنڈر
(۵) مائیکروبس سیکنڈ ہینڈ

خالد معرفت ملک حبیب الرحمان
مکان ۱۱/۴ محلہ دار البرکات ربوہ
فون نمبر ۴۲۳

دوکان رہن باقبضہ

خاکسار اپنی مارکیٹ میں ایک خالی "دوکان رہن باقبضہ" دینا چاہتا ہے۔

خواہشمند احباب مجھ سے بالمشافہ رابطہ پیدا کریں۔

بشیر احمد شاہد
مالک شاہد مارکیٹ۔ رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴